OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:4, Issue: 2, Jul -Dec 2023
DOI:10.51665/al-duhaa.004.02.0237, PP: 164-180

منافقین مدینہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اُن کے ساتھ سلوک: ایک تحقیقی جائزہ

Unveiling the Medina Hypocrites: A Contemporary Exploration of their Interaction with Prophet Muhammad (SAW): A Research Inquiry

Published: 25-12-2023
Accepted: 15-12-2023
Received: 18-11-2023

Muhammad Umair Khan
Ph.D Scholar, Department of Islamic and Religious Studies, Hazara University, Mansehra
Email: umair9474@gmail.com

Muhammad Mahroof
Ph.D Scholar, Department of Islamic and Religious Studies, Hazara University, Mansehra
Email: muhammdmaroof@hu.edu.pk

Abdul Razzaq
Ph.D Scholar, Department of Islamic and Religious Studies, Hazara University, Mansehra
Email: ar831585@gmail.com

Abstract

This research investigates the emergence of hypocrisy within the Muslim community following the migration to Medina (Hijrah). The study focuses on the period after the Battle of Badr, when newfound Muslim success attracted individuals motivated by worldly aspirations rather than genuine faith. Examining historical sources, the paper estimates the number of hypocrites to be in the hundreds, divided into distinct groups based on tribal and gender affiliations. Through analysis of the Qur'an, the research outlines both divinely ordained consequences for hypocrites in the afterlife and societal guidelines for their treatment during their earthly life. Additionally, the Prophet Muhammad's (PBUH) approach to this challenge is explored, highlighting his emphasis on compassion, forgiveness, and opportunities for repentance. By analyzing these various perspectives, the paper aims to provide a comprehensive understanding of this complex phenomenon and its implications for early Islamic society.

Keywords: *Hypocrisy, Hijrah, Sunnah, Prophet Muhammad, Early Islam, Qur'an, Repentance, Forgiveness, Society.*

CC BY

منافق کی تعریف:

منافق نَافِقَاءُ سے مشتق ہے۔ اس سے مراد جنگلی چوہے کا وہ بل ہے جسے وہ اس طرح بناتا ہے کہ ایک جگہ مٹی کی صرف اتنی تہ رہنے دیتا ہے کہ سر مارے تو کھل جائے، وہ بل کے اس منہ کو چھپا کر رکھتا ہے دوسرا منہ ظاہر کر دیتا ہے۔ منافق بھی چونکہ اپنا کفر چھپاتا ہے اور ایمان ظاہر کرتا ہے اس لئے اس کا یہ نام رکھا گیا۔[1]

شریعت اسلامیہ میں وہ شخص جو بظاہر مسلمان مگر دل سے کافر ہو، منافق کہلاتا ہے۔[2]

قرآنِ کریم میں آتا ہے:

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ[3]

یہ منافق اللہ کے ساتھ دھوکہ بازی کر رہے ہیں حالانکہ در حقیقت اللہ ہی نے انہیں دھوکہ میں ڈال رکھا ہے۔

نفاق کی اقسام:

نفاق کی دو قسمیں ہیں۔ 1۔اعتقادی نفاق 2۔ عملی نفاق

اعتقادی منافق اس شخص کو کہیں گے جو بظاہر دین کے تمام اصولوں پر ایمان کا اظہار کرتا ہو لیکن دلی طور پر رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا انکار کرے یا آسمانی کتابوں کو جھٹلائے یا فرشتوں کے وجود کا انکار کرے یا جن اصول ایمان پر اہل سنت کا متفقہ عقیدہ ہے ان میں سے کسی ایک کا دل سے انکار کرے۔ نفاق کی یہ قسم انسان کو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتی ہے۔[4]

اس قسم کے لوگوں کے منافق ہونے کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَ مَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ-فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ ۙ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ۔[5]

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے ہیں، حالانکہ در حقیقت وہ مومن نہیں ہیں۔ وہ اللہ اور ایمان لانے والوں کے ساتھ دھوکہ بازی کر رہے ہیں، مگر در اصل وہ خود اپنے آپ ہی کو دھوکے میں ڈال رہے ہیں اور انہیں اس کا شعور نہیں ہے۔ ان کے دلوں میں ایک بیماری ہے جسے اللہ نے اور زیادہ بڑھادیا، اور جو جھوٹ وہ بولتے ہیں، اس کی پاداش میں ان کے لئے دردناک سزا ہے۔

عملی نفاق: نفاق کی یہ قسم انسان کو اسلام سے خارج تو نہیں کرتی لیکن منافق کے مشابہ کر دیتی ہے۔ یہ اس وقت ہے جب انسان کے اندر نفاق کی کوئی ایک نشانی پائی جائے مثلاً جھوٹ، امانت میں خیانت، وعدہ خلافی اور گالی گلوچ وغیرہ۔ ایسے منافق کے بارے میں ڈر رہتا ہے کہ کہیں ایسا منافق اعتقادی نفاق تک نہ پہنچ جائے۔[6]

منافقین کے بارے میں شریعت کے احکام:

قرآنِ کریم نے اس بارے میں کو احکام صادر کیے ہیں ان کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ایک حصہ ان کی آخرت سے متعلق ہے کہ رب العالمین ان کے ساتھ کیسا سلوک کرے گا اور دوسرا ان کی دنیوی زندگی سے متعلق ہے کہ عام مسلمانوں کو انفرادی واجتماعی طور پر ان سے کیسا رویہ اختیار کرنا چاہیے۔

اعتقادیہ منافقین سے متعلق احکام آخرت

اللہ تعالی فرماتے ہیں:

قُلۡ اَنۡفِقُوۡا طَوۡعًا اَوۡ كَرۡهًا لَّنۡ يُّتَقَبَّلَ مِنۡكُمۡ‌ؕ اِنَّكُمۡ كُنۡتُمۡ قَوۡمًا فٰسِقِيۡنَ۔[7]

ان سے کہو تم اپنے مال خواہ راضی خوشی خرچ کرو یا بکراہت، بہر حال وہ قبول نہ کیے جائیں گے کیونکہ تم فاسق لوگ ہو۔ یعنی ان منافقین کے تمام اعمال اکارت ہیں، وہ سراسر گھاٹے میں ہیں اور ان کا کوئی عمل اللہ کے ہاں مقبول نہیں ہے۔

اسی طرح ایک اور جگہ کفار و منافقین کی سزا سے متعلق اللہ نے فرمایا:

وَعَدَ اللّٰهُ الۡمُنٰفِقِيۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتِ وَالۡكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا‌ؕ هِىَ حَسۡبُهُمۡ‌ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ‌ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ مُّقِيۡمٌ۔[8]

ان منافق مردوں اور عورتوں اور کافروں کے لیے اللہ نے آتشِ دوزخ کا وعدہ کیا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، وہی ان کے لیے موزوں ہے۔ ان پر اللہ کی پھٹکار ہے اور ان کے لیے قائم رہنے والا عذاب ہے۔

کفار اور منافقین دونوں جہنم کی سزا کے حقدار تو ہیں ہی لیکن النساء 145 سے معلوم ہوتا ہے کہ منافقین کی سزا کفار سے بھی زیادہ ہے۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

اِنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ فِى الدَّرۡكِ الۡاَسۡفَلِ مِنَ النَّارِ‌ۚ وَلَنۡ تَجِدَ لَهُمۡ نَصِيۡرًا۔[9]

یقین جانو کہ منافق جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں جائیں گے اور تم کسی کو ان کا مددگار نہ پاؤ گے۔

عملی منافقین سے متعلق احکامِ آخرت:

ان سے متعلق اللہ رب العزت نے طے شدہ اور واضح الفاظ میں فیصلہ تو نہیں دیا لیکن ایک بات واضح کر دی کہ ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور انہوں نے دوزخ کا عذاب ضرور چکھنا ہے۔ اگر توبہ کیے بغیر ان لوگوں کو موت آ گئی تو چاہے جیسے بھی عذر یہ لوگ پیش کرتے رہیں، سزا کے مستحق ہی کہلائیں گے۔ یہ بات الگ ہے کہ طبقہ اولیٰ کی طرح ان کے لئے سخت سزائیں نہیں ہوں گی اور نہ ہی یہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

اعتقادی منافقین سے متعلق احکام دنیا:

وہ تمام منافقین جو کفر اور دین اسلام دونوں کی ماہیت سمجھ لینے کے بعد بھی کافرانہ روش اختیار کئے رکھتے ہیں اور خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہوئے کفر کو اسلام کے مقابلے تقویت دیتے ہیں ایسے منافقین سے مکمل علیحدگی اختیار کرنی چاہیے۔ تمام معاملات میں ان کا مکمل بائیکاٹ کر دینا چاہیے۔ نہ ان کی قیادت کو قبول کرنا چاہیے اور نہ ہی ان کی نصرت و اعانت کو[10]۔

جیسا کہ ارشاد ہے:

وَدُّوۡا لَوۡ تَكۡفُرُوۡنَ كَمَا كَفَرُوۡا فَتَكُوۡنُوۡنَ سَوَآءً‌ فَلَا تَتَّخِذُوۡا مِنۡهُمۡ اَوۡلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ؕ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَخُذُوۡهُمۡ وَاقۡتُلُوۡهُمۡ حَيۡثُ وَجَدۡتُّمُوۡهُمۡ‌ۖ وَلَا تَتَّخِذُوۡا مِنۡهُمۡ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيۡرًا۔[11]

وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ جس طرح وہ خود کافر ہیں اسی طرح تم بھی کافر ہو جاؤ تاکہ تم اور وہ سب یکساں ہو جائیں۔ لہٰذا ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ جب تک کہ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت کرکے نہ آ جائیں، اور اگر وہ ہجرت سے باز رہیں تو جہاں پاؤ انہیں پکڑو اور قتل کرو اور ان میں سے کسی کو اپنا دوست اور مددگار نہ بناؤ۔

اور فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَ لَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا۔[12]

اے نبی! اللہ سے ڈرو اور کفار و منافقین کی اطاعت نہ کرو، حقیقت میں علیم اور حکیم تو اللہ ہی ہے۔

اس ترک تعلق کی آخری حد یہ ہے کہ ان کی نماز جنازہ بھی نہ پڑھائی جائے، نہ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ لَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّ لَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ مَاتُوْا وَ هُمْ فٰسِقُوْنَ۔[13]

اور آئندہ ان میں سے جو کوئی مرے اس کی نمازِ جنازہ بھی تم ہر گز نہ پڑھنا اور نہ کبھی اس کی قبر پر کھڑے ہونا کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور وہ مرے ہیں اس حال میں کہ وہ فاسق تھے۔

اس طبقہ کے منافقین میں بھی دو قسمیں ہیں۔

ایک قسم وہ جو کافروں سے اپنی وفا نبھانے میں مشغول ہیں اور اسلام سے دشمنی نبھا رہے ہیں۔[14]

ان سے متعلق اللہ تعالی نے فرمایا:

لَىِٕنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَاۤ اِلَّا قَلِيْلًا۔ مَّلْعُوْنِيْنَ ۛۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْۤا اُخِذُوْا وَ قُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا۔[15]

اگر منافقین، اور وہ لوگ جن کے دلوں میں خرابی ہے، اور وہ جو مدینہ میں ہیجان انگیز افواہیں پھیلانے والے ہیں، اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو ہم ان کے خلاف کارروائی کرنے کے لیے تمہیں اٹھا کھڑا کریں گے، پھر وہ اس شہر میں مشکل ہی سے تمہارے ساتھ رہ سکیں گے۔ ان پر ہر طرف سے لعنت کی بوچھاڑ ہوگی، جہاں کہیں پائے جائیں گے پکڑے جائیں گے اور بری طرح مارے جائیں گے۔

دوسری جگہ فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ۔[16]

اے نبی، کفّار اور منافقین دونوں کا پوری قوت سے مقابلہ کرو اور ان کے ساتھ سختی سے پیش آؤ، آخرکار ان کا ٹھکانا جہنّم ہے اور وہ بدترین جائے قرار ہے۔

یعنی ان کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے گا جو بر سرِ جنگ کفار کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

دوسری قسم عملاً پہلی قسم سے مختلف ہے۔ ان کے خلاف جہاد نہیں کیا جائے گا۔ ان کے خلاف جنگی پالیسی اسی وقت اختیار کی جائے گی جب وہ خود اسلام کی عملی مخالفت کریں۔[17] اس کے علاوہ ایک مستقل آیت میں اسی طرح کے منافقوں کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ

اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ عِظْهُمْ وَ قُلْ لَّهُمْ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًۢا بَلِيْغًا۔[18]

اللہ جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے، ان سے تعرّض مت کرو، انہیں سمجھاؤ اور ایسی نصیحت کرو جو ان کے دلوں میں اتر جائے۔

عملی منافقین سے متعلق احکامِ دنیا:

قرآن مجید میں آتا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰي قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۔ [19]

جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنی جانیں لڑائیں اور اپنے مال کھپائے، اور جن لوگوں نے ہجرت کرنے والوں کو جگہ دی اور ان کی مدد کی، وہی دراصل ایک دوسرے کے ولی ہیں۔ رہے وہ لوگ جو ایمان تو لے آئے مگر ہجرت کرکے (دارالاسلام میں) آ نہیں گئے تو ان سے تمہارا ولایت کا کوئی تعلق نہیں ہے جب تک کہ وہ ہجرت کرکے نہ آجائیں۔ ہاں اگر وہ دین کے معاملہ میں تم سے مدد مانگیں تو ان کی مدد کرنا تم پر فرض ہے، لیکن کسی ایسی قوم کے خلاف نہیں جس سے تمہارا معاہدہ ہو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھتا ہے۔

یعنی ایسے لوگوں پر نہ سختی ہوگی، نہ قتال کیا جائے گا بلکہ اپنے دین کو بچانے کی خاطر وہ امداد کے طالب ہوں تو ان کی مدد کی جائے گی۔ دیگر زندگی کے معاملات میں بھی مسلمانوں کا اخلاقی فرض ہے کہ قرآن کے اصولوں کو اپنائیں یعنی ان سے تعلقات منقطع کرنے کی بجائے انہیں دوزخ کے عذاب سے ڈرائیں اور انہیں نفاق سے نکلنے کی تلقین کرتے رہیں تاکہ اگر ان کے دل میں ذرا سا بھی ایمان موجود ہے تو وہ بار بار تلقین سے مکمل ایمان کی شکل اختیار کر جائے۔

عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے منافقین:

نفاق کا مسئلہ پہلی مرتبہ اسلام میں ہجرتِ مدینہ کے بعد سامنے آیا۔ جب مسلمانوں کی کامیابی غزوۂ بدر میں دیکھی گئی تو اُس وقت ایک گروہ (جو منافقین کے نام سے موسوم ہوا) نے اپنے اسلام لانے کا اظہار کیا۔ [20]

منافقین کی تعداد سے متعلق کسی ماخذ میں مکمل تفصیل نہیں ملتی البتہ سیرت کے ماخذات کو دیکھتے ہوئے قیاساً یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان کی تعداد ہزاروں میں تو نہیں تاہم سینکڑوں میں ہو سکتی ہے۔ [21]

عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور منافقین میں قبیلہ اوس و خزرج کے منافقین، منافق اعراب، یہودی نژاد منافقین اور منافق خواتین شامل ہیں۔

قبیلہ اوس وخزرج کے منافقین:

قبیلہ اوس کے منافقین میں زوی بن حارث، جلاس بن سوید بن صامت، حارث بن سوید بن صامت، بجاد بن عثمان، نبتل بن حارث، ابو حبیبہ بن الازعر، عباد بن حنیف، جاریہ بن عامر، ابو عامر راہب، مربع بن قیظی، اوس بن قیظی، ضحاک بن ثابت، ودیعہ بن ثابت، بشیر بن اُبیرق، کنانہ بن صوریا، حاطب بن امیہ، خذام بن خالد، قزمان، ثعلبہ بن حاطب، معتب بن قشیر، زید بن جاریہ، مجمع بن جاریہ، بشر، رافع بن زید، اور ابو طعمہ وغیرہ [22] اور قبیلہ خزرج کے منافقین میں عبد اللہ بن ابی، الجد بن قیس، سلسلہ بن برہام، عمرو بن قیس، رافع بن ودیعہ، زید بن عمرو، قیس بن عمرو بن سہل، حارث بن عمرو، مالک بن ابی توقل، سوید اور داعس کے نام قابلِ ذکر ہیں۔ [23]

یہودی نژاد منافقین اور منافق اعراب:

ان میں بنو قینقاع میں سے رفاعہ بن زید بن تابوت، زید بن لصیت، رافع بن حریملہ، سعد بن حنیف اور نعمان بن اوفی وغیرہ شامل ہیں[24] اور اعراب منافقین کا ذکر قرآن کریم میں سورۃ الفتح کی آیت نمبر 11 اور سورۃ توبہ کی آیات 97، 98، 101 میں موجود ہے۔

منافق خواتین:

منافق خواتین کا تذکرہ قرآن پاک کی چار سورتوں سورہ التوبہ کی آیت 67-68، سورہ الاحزاب کی آیت 73، سورہ الفتح کی آیت 6 اور سورہ الحدید کی آیت 13 میں پانچ بار منافق مردوں کے ساتھ آیا ہے۔[25]

منافقین کی سازشیں:

اسلام کے مقابلہ میں دو طاقتیں ہمیشہ سے نبرد آزما چلی آرہی ہیں، ایک کفر دوسری نفاق۔ تاریخ اسلامی کے ابتدائی صفحات ہمیں بتلاتے ہیں کہ اسلام کی راہ میں جتنی مشکلات کفار نے پیدا کیں وہ ان موانع کی بنسبت کچھ کم نہ تھیں جو منافقین کی بروقت پیش آئے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ کفار کی بھی اکثر معاندانہ کارروائیاں ان ہی منافقین کی خفیہ ریشہ دوانیوں کی رہین منت ہوا کرتی تھیں۔ انہوں نے بار بامشرکین کو لڑائی پر ابھارا اور غزوات میں مسلمانوں کو اپنی فریب کاریوں سے نقصان پہنچایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی توہین وتذلیل کی، وطن اور حسب ونسب کے جھگڑے برپا کرکے مسلمانوں کی جمیعت پراگندہ کرنے کی کوششیں کیں۔ تقسیم غنائم کے موقع پر کمزور ایمان رکھنے والوں کو رسول اللہ سے بد ظن کیا۔ اسلامی نظام کے تندرست پیکر میں طرح طرح کے وبائی جراثیم داخل کرنے کی سعی کی یعنی ضرر رسانی کے جتنے طریقے ممکن ہو سکتے تھے ان میں سے کسی کو بھی فتنے کے ان علمبرداروں نے باقی اٹھا نہ رکھا۔[26] دنیا کے ان پجاریوں کی کچھ چالوں اور سازشوں کا ذکر ذیل میں موجود ہے۔

برائی کا حکم دینا اور نیکی کے کاموں سے روکنا:

منافقین کی اس خباثت کا ذکر قرآنِ کریم میں ان الفاظ میں آتا ہے۔

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَ يَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ[27]

منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک دوسرے کے ہم رنگ ہیں۔ برائی کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے منع کرتے ہیں اور اپنے ہاتھ خیر سے روکے رکھتے ہیں۔ یہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے بھی انہیں بھلا دیا۔ یقیناً یہ منافق ہی فاسق ہیں۔

ان کی یہ بری خصلت اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں یہاں بیان فرمادی ہے۔

مولانا مودودی صاحب نے بھی اس بارے میں لکھا کہ منافقین برائی کی نشرو اشاعت کرنے میں پیش پیش رہتے اور دوسروں کو بھی ان کاموں کو کرنے کی ترغیب دیتے رہتے۔[28]

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور اہلِ اسلام کو اذیت پہنچانا:

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَ مِنۡهُمُ الَّذِيۡنَ يُؤۡذُوۡنَ النَّبِىَّ وَ يَقُوۡلُوۡنَ هُوَ اُذُنٌ‌ ؕ قُلۡ اُذُنُ خَيۡرٍ لَّـكُمۡ يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤۡمِنُ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَرَحۡمَةٌ لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ‌ ؕ وَالَّذِيۡنَ يُؤۡذُوۡنَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ[29]

ان میں کچھ لوگ ہیں جو اپنی باتوں سے نبی کو دکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شخص کانوں کا کچا ہے ۔ کہو وہ تمہاری بھلائی کے لیے ایسا ہے ، اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور اہل ایمان پر اعتماد کرتا ہے اور سراسر رحمت ہے ان لوگوں کے لیے جو تم میں سے ایماندار ہیں ۔ اور جو لوگ اللہ کے رسول کو دکھ دیتے ہیں ان کے لیے دردناک سزا ہے۔

حیلہ گری کی سوچ:

منافقین کو جن اسلامی مہمات میں فتح کا یقین نہ ہوتا وہاں جماعتِ اسلامی کا ہمسفر بننے سے وہ کتراتے اور طرح طرح کے بہانے تراش کر پیچھے رہ جانے کو ترجیح دیتے۔ سیرت کے واقعات میں کئی ایسے مواقع ملتے ہیں اور قرآنِ کریم نے بھی ان کی اس قبیح عادت کو جا بجا بیان فرمایا ہے۔ مثلاً صلح حدیبیہ کے موقع پر کی جانے والی حیلہ بازی کو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا:

سَيَقُوۡلُ لَكَ الۡمُخَلَّفُوۡنَ مِنَ الۡاَعۡرَابِ شَغَلَتۡنَاۤ اَمۡوَالُنَا وَاَهۡلُوۡنَا فَاسۡتَغۡفِرۡ لَنَا‌ ۚ يَقُوۡلُوۡنَ بِاَلۡسِنَتِهِمۡ مَّا لَيۡسَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ‌ ؕ قُلۡ فَمَنۡ يَّمۡلِكُ لَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ شَيۡـئًا اِنۡ اَرَادَ بِكُمۡ ضَرًّا اَوۡ اَرَادَ بِكُمۡ نَفۡعًا‌ ؕ بَلۡ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا[30]

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ، بدوی عربوں میں سے جو لوگ پیچھے چھوڑ دیے گئے تھے اب وہ آکر ضرور تم سے کہیں گے کہ ہمیں اپنے اموال اور بال بچوں کی فکر نے مشغول کر رکھا تھا ، آپ ہمارے لیے مغفرت کی دعا فرمائیں ۔ یہ لوگ اپنی زبانوں سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہوتیں۔ ان سے کہنا اچھا ، یہی بات ہے تو کون تمہارے معاملہ میں اللہ کے فیصلے کو روک دینے کا کچھ بھی اختیار رکھتا ہے اگر وہ تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہے یا نفع بخشنا چاہے؟ تمہارے اعمال سے تو اللہ ہی باخبر ہے۔

حسد و عناد:

اسلام اور اہل اسلام کی ہر آنے والے دن کے ساتھ بڑھتی ہوئی ترقی کو دیکھتے ہوئے منافقین حسد جیسی غلیظ بیماری کا شکار تھے اس لیے جب کبھی مسلمانوں کو کسی مصیبت میں دیکھتے تو خوشیاں مناتے۔

قرآنِ کریم میں آتا ہے:

اِنۡ تُصِبۡكَ حَسَنَةٌ تَسُؤۡهُمۡ‌ ۚ وَاِنۡ تُصِبۡكَ مُصِيۡبَةٌ يَّقُوۡلُوۡا قَدۡ اَخَذۡنَاۤ اَمۡرَنَا مِنۡ قَبۡلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمۡ فَرِحُوۡنَ۔[31]

تمہارا بھلا ہوتا ہے تو انہیں رنج ہوتا ہے اور تم پر کوئی مصیبت آتی ہے تو یہ منہ پھیر کر خوش خوش پلٹتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ اچھا ہوا ہم نے پہلے ہی اپنا معاملہ ٹھیک کر لیا تھا۔

جنگ کے میدان سے راہِ فرار اختیار کرنا:

اولاً تو میدانِ جنگ میں شرکت کرنا منافقین کے لیے وبالِ جان تھا اور وہ اس سے بچنے کے لئے مختلف حیلے بہانے بھی کرتے لیکن اگر کسی مجبوری کی بنا پر جنگ و جہاد میں شریک ہوتے تو موت کے خوف سے میدانِ جنگ سے راہ فرار اختیار کرنے کی کوشش کیا کرتے اور نو مسلم اور کمزور دل اہل اسلام کو بھی اپنی اس خباثت کا نشانہ بناتے۔

اس سے متعلق اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَ مَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚ ۛ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا[32]

جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا کہ اے یثرب کے لوگو، تمہارے لیے اب ٹھہرنے کا کوئی موقع نہیں ہے، پلٹ چلو۔ جب ان کا ایک فریق یہ کہہ کر نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے رخصت طلب کر رہا تھا کہ ہمارے گھر خطرے میں ہیں، حالانکہ وہ خطرے میں نہ تھے، دراصل وہ (محاذ جنگ سے) بھاگنا چاہتے تھے۔

اہل اسلام کو باہم لڑانے کی سازش:

منافقین اسلام کو مٹانے کے لیے ہر وقت سازشوں میں مصروف رہتے یہاں تک کہ اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لئے ان لوگوں نے ایک مرکز تک بنالیا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعے سے اِن کی اس چال سے مطلع فرمادیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ۔[33]

کچھ اور لوگ ہیں جنہوں نے ایک مسجد بنائی اس غرض کے لیے کہ (دعوتِ حق کو) نقصان پہنچائیں، اور (خدا کی بندگی کرنے کے بجائے) کفر کریں، اور اہل ایمان میں پھوٹ ڈالیں، اور (اس بظاہر عبادت گاہ کو) اس شخص کے لیے کمین گاہ بنائیں جو اس سے پہلے خدا اور اس کے رسول کے خلاف برسرپیکار ہو چکا ہے۔ وہ ضرور قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ ہمارا ارادہ تو بھلائی کے سوا دوسری چیز کا نہ تھا۔ مگر اللہ گواہ ہے وہ قطعی جھوٹے ہیں۔

اسی طرح اپنے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے اور مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے یہ منافق جھوٹی قسمیں بھی کھایا کرتے تھے۔ قرآن مجید میں جگہ جگہ ان کی اس حرکت کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ۭ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ۔[34]

وہ خدا کی قسم کھا کھا کر کہتے ہیں کہ ہم تمہی میں سے ہیں، حالانکہ وہ ہرگز تم میں سے نہیں ہیں۔ اصل میں تو وہ ایسے لوگ ہیں جو تم سے خوف زدہ ہیں۔

اسی طرح فرمایا:

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ۭ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا۔[35]

یہ لوگ خدا کی قسم کھا کھا کر کہتے ہیں کہ ہم نے وہ بات نہیں کی، حالانکہ انہوں نے ضرور وہ کافرانہ بات کہی ہے۔ وہ اسلام لانے کے بعد کفر کے مرتکب ہوئے اور انہوں نے وہ کچھ کرنے کا ارادہ کیا جسے کر نہ سکے۔

اسلامی احکامات پر اعتراضات:

ہجرت مدینہ کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف رخ کرکے نماز پڑھی اور جب بیت اللہ کی طرف رخ کرکے نماز پڑھنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تو منافقین نے انتشار پھیلانے کی کوشش کی۔ وہ یہی سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کسی خاص سمت میں مقید ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس پروپیگنڈہ کا جواب بہترین انداز میں دیا۔

قرآنِ کریم میں ارشاد ربانی ہے:

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ؕ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔[36]

نادان لوگ ضرور کہیں گے: اِنہیں کیا ہوا کہ پہلے یہ جس قبلے کی طرف رخ کرکے نماز پڑھتے تھے، اس سے یکایک پھر گئے؟ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ان سے کہو: مشرق اور مغرب سب اللہ کے ہیں۔ اللہ جسے چاہتا ہے، سیدھی راہ دکھادیتا ہے۔

آپ صلّی اللہ علیہ وسلم کا منافقین کے ساتھ سلوک:

منافقین کے ساتھ آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے کیسا رویہ اپنایا۔اس سے متعلق کچھ واقعات کا ذکر ذیل میں موجود ہے۔

(1) مربع بن قیظی سرکردہ منافقین میں سے تھا اور ساتھ ہی نابینا تھا اس کا تذکرہ صرف غزوہ احد کے موقع پر ملتا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد تک جانے کے ارادے سے اس کے باغ سے گزرنے کی اجازت چاہی تو اس نے اجازت دینے سے انکار کردیا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اگر تم نبی ہو تو میں تمہیں اپنے باغ سے گزرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ "اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ میں مٹھی بھر خاک لی اور کہنے لگا "اگر مجھے یہ یقین ہوتا کہ یہ مٹی تمہارے علاوہ کسی اور کے چہرے پر نہیں پڑے گی تو اسے تمہارے منہ پر پھینک دیتا۔ "اس بدتمیزی پر صحابہ اس کو مارنے کے لیے دوڑے لیکن آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے منع کرتے ہوئے فرمایا۔ "اس کو چھوڑ دو کیونکہ یہ دل سے بھی اندھا ہے اور آنکھوں سے بھی اندھا ہے" تاہم اس دوران قبیلہ اوس کے ایک صحابی سعد بن زید الاشہلی نے کمان مار کر اس کو زخمی کردیا تھا۔[37]

(2) غزوۂ بنی مصطلق کے موقع پر جب حضرت عائشہ رضی اللہ کا ہار کہیں گر گیا تو آپ اسے تلاش کرنے لگ گئیں۔ ہار ڈھونڈھ کر واپس آنے تک قافلہ اپنی جگہ سے کوچ کر گیا تھا۔ آخر اپنی چادر اوڑھ کر آپ ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئیں یہاں تک کہ ان کو نیند آگئی۔ صبح کے وقت صفوان بن معطل سلمی وہاں سے گزرے اور انھوں نے حضرت عائشہ کو دیکھا کہ سو رہی ہیں تو فرمایا: انا للّٰہ وانا الیہ راجعون اس آواز سے حضرت عائشہ کی آنکھ کھل گئی۔ آپ نے اپنے اونٹ کو بٹھادیا۔ حضرت عائشہ اس پر بیٹھ گئیں، آپ اونٹ کی مہار پکڑ کر آگے چلتے رہے یہاں تک کہ منزل کو آپہنچے۔ عبد اللہ بن ابی نے اس واقعہ کا فائدہ اٹھایا اور حضرت عائشہ پر بہتان لگایا اور کچھ سادہ لوح مسلمان بھی اپنی سادہ لوحی کی بنا پر منافقین کے ہمنوا ہوگئے۔ ان میں حضرت حسان بن ثابت انصاری، حضرت حمنہ بنت جحش اور حضرت اُمامہ بنت مسطحہ بھی شریک تھے۔[38] عبد اللہ بن ابی نے یہ شوشہ چھوڑ کر بیک وقت کئی شکار کرنے کی کوشش کی۔ ایک طرف اس نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق کی عزت پر حملہ کیا۔ دوسری طرف اسلامی تحریک کے بلند ترین اخلاقی وقار کو گرانے کی کوشش کی۔ تیسری طرف اس نے یہ ایک ایسی چنگاری

چھینکی تھی کہ اگر اسلام اپنے پیروؤں کی کایا نہ پلٹ چکا ہوتا تو مہاجرین اور انصار اور خود انصار کے بھی دونوں قبیلے آپس میں لڑ مرتے۔ اللہ پاک نے اپنے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ بیوی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کی بات میں قرآنی سورۃ نور کو نازل فرمایا عبداللہ بن ابی کے الزام کی قلعی کھول دی اور اس کے ناپاک عزائم کا بھانڈا پھوڑ دیا۔ عبد اللہ بن ابی مردود و خبیث کے خلاف کوئی گواہ فراہم نہیں ہو سکا اس لئے اس پر حد جاری نہیں ہو سکی جب کہ ان باقی لوگوں کے خلاف گواہ اور شہادتیں حاصل ہو گئیں تھیں لہٰذا اُنہیں اسی اسی کوڑے لگائے گئے۔ ایک قول کے مطابق عبد اللہ بن ابی پر حد اس لئے جاری نہیں کی گئی کہ وہ تہمتیں یہ کہہ کر نہیں لگاتا تھا کہ وہ خود ایسا سمجھتا ہے بلکہ یہ کہتا تھا کہ دوسرے لوگ یوں کہتے ہیں۔ لہٰذا اس سے کوئی باز پرس نہ کی گئی۔[39]

(3) غزوۂ احد کے موقع پر آپ صلّی اللہ علیہ وسلم کی رائے مدینہ میں رہ کر ہی مشرکین مکہ کے ساتھ دو دو ہاتھ کرنے کی تھی اور یہی رائے رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کی بھی تھی لیکن اکثریت کا اعتبار کرتے ہوئے آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سے باہر نکل کر مقابلہ کرنے کا فیصلہ فرمایا، یہ بات عبداللہ بن ابی کے "سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے" والے حربے کے بالکل خلاف تھی چنانچہ عین اس وقت، جب کہ مسلمانوں کو نفری کی سخت ضرورت تھی، عبداللہ بن ابی کی منافقت کھل کر ظاہر ہوئی اور اس نے یہ کہہ کر کہ محمد صلّی اللہ علیہ وسلم نے میری رائے پر عمل نہیں کیا، اپنے تین سو ہمراہیوں کو لیا اور علیحدہ ہو گیا، شاید اس کی غرض یہ تھی کہ عین موقع پر مسلمانوں کے اندر کھلبلی مچ جائے اور مشرکین کو فائدہ حاصل ہو جائے لیکن آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پائے ثبات پر کسی قسم کی ڈگمگاہٹ تک نہیں آئی۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ان ہمراہیوں کے علیحدگی اختیار کر لینے سے اپنے کام پر کوئی فرق نہیں آنے دیا۔ اگرچہ اس جنگ میں بھاری نقصان اٹھانا پڑا تھا اور خود پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر پے در پے حملے ہوئے تھے تاہم خدا نے پسند نہیں فرمایا کہ دشمنوں کی ہدایت و بخشش کی طلب کے سوا کوئی اور جذبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب میں پیدا ہو۔[40]

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ[41]

درحقیقت اہل ایمان پر تو اللہ نے یہ بہت بڑا احسان کیا ہے کہ ان کے درمیان خود انہی میں سے ایک ایسا پیغمبر اٹھایا جو اس کی آیات انھیں سناتا ہے، ان کی زندگیوں کو سنوارتا ہے اور ان کو کتاب اور دانائی کی تعلیم دیتا ہے، حالانکہ اس سے پہلے یہی لوگ صریح گمراہیوں میں پڑے ہوئے تھے۔

(4) ابو سفیان فتح مکہ سے پہلے اسلام کے شدید ترین دشمن تھے۔ بدر، احد، خندق اور دوسری لڑائیوں میں انہوں نے علمبرداران توحید کے خلاف بھرپور حصہ لیا تھا۔ لیکن فتح مکہ کے موقع پر وہ گرفتار کرکے سامنے لائے گئے تو آپ نے ان کے تمام قصور اور زیادتیاں معاف فرمادیں۔ نہ صرف یہ بلکہ یہ اعلان بھی کر دیا کہ جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا۔ اسے بھی امان ہے۔[42] ابوسفیان کی بیوی ہندہ بھی مسلمانوں کی سخت دشمن تھیں۔ فتح مکہ کے موقع پر وہ نقاب منہ پر ڈال کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اور آپ کے ساتھ کئی سوال وجواب کیے۔ حضور نے انہیں پہچان لیا اور فرمایا۔ "تم ہندہ ہو"۔ جواب دیا۔ "ہاں یارسول اللہ میرا قصور معاف فرمادیجئے اللہ آپ کو جزائے خیر دے گا۔ حضور نے پرانے کسی واقعہ کا ذکر تک نہ فرمایا

اور انہیں معاف فرمادیا۔[43]

(5) ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی عقیق میں پہنچے (جہاں سے مدینہ کی حدود میں داخل ہونا تھا) تو اچانک عبداللہ بن ابی بن سلول کے بیٹے حضرت عبداللہ آگے بڑھ آئے اور ٹھہر گئے یہاں تک کہ جب ان کا باپ ابن ابی وہاں سے گزرنے لگا تو انہوں نے اچانک اس کی سواری کی اگلی ٹانگیں دبالیں اور اسے روک لیا اور کہا: " خدا کی قسم! آپ اس وقت شہر کی حدود میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک یہ اقرار نہ کرلیں کہ آپ ذلیل ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم معزز ہیں اور جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو شہر کی حدود میں داخلے کی اجازت نہ دے دیں تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ معزز کون ہے اور ذلیل کون ہے؟ اسی وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچ گئے اور آپ نے حضرت عبداللہ سے فرمایا کہ اپنے باپ کا راستہ چھوڑ دو۔ چنانچہ انہوں نے اس کو جانے دیا۔[44]

(6) غزوہ تبوک کے سفر کے دوران ایک مقام پر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے آرام فرمایا۔ صبح کے وقت آپ صلّی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی گم ہو گئی۔ صحابہ تلاش میں نکلے وہاں ایک شخص زید بن لصیت تھا جو منافق تھا اس نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ محمد صلّی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ ہے کہ میں نبی ہوں اور وہ تمہیں آسمانی خبریں دیتا ہے حالانکہ وہ نہیں جانتا اس کی اونٹنی کہاں ہے؟ اِس بات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس منافق کو کچھ برا بھلا نہ کہا بلکہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم میں وہی جانتا ہوں جو مجھے میرا اللہ بتاتا ہے۔ یعنی میں ذاتی طور پر کچھ نہیں جانتا مجھے اللہ تعالی ہی بتاتا ہے۔ میرے رب نے مجھے اونٹنی کے بارے میں آگاہ فرمایا ہے وہ فلاں جگہ ہے اور اس کی نکیل درخت کے ساتھ پھنس گئی ہے۔ پھر صحابہ کو وہاں بھیجا جو اونٹنی کو لے آئے۔[45]

(7) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی نے غزوہ تبوک میں کہا کہ اگر ہم مدینہ واپس جائیں گے تو باعزت ذلیل شخص کو نکال دے گا۔ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور یہ بات بتائی۔ لیکن وہ منافق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جا کر مکر گیا۔ اس پر میری قوم نے مجھے ملامت کی اور کہا کہ تیرا اس حرکت سے کیا مقصد تھا؟ میں گھر آیا اور حجرہ میں غم زدہ ہو کر سو گیا۔ اتنے میں میرے پاس رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یا میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے تمہاری تصدیق کی۔ ساری سچائی سامنے آجانے کے باوجود آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے منافقین کو کچھ نہ کہا لیکن آپ صلّی اللہ علیہ وسلم کے پاس عمر بن خطاب بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ آپ عباد بن بشر کو حکم دیجئے کہ جا کر اسے قتل کر دیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کیوں کر ہو سکتا ہے؟ لوگ کہیں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں (صحابہ) کو قتل کرتے ہیں۔ یہ بات مناسب نہیں۔[46]

(8) غزوۂ تبوک کے موقع پر زید بن ارقم کی باتوں کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے جب عبداللہ بن ابی نے جھوٹی قسم کھائی تو صحابہ میں سے ایک انصاری نے اس کا ساتھ یوں دیا کہ ہو سکتا ہے کہ لڑکے کو وہم ہوا ہو چونکہ عبداللہ بن ابی معزز تھا اس لیے اس کی حمایت میں یہ بات کی گئی تھی۔ لیکن سورۃ منافقون میں زید بن ارقم کی سچائی ثابت ہو گئی تھی جس پر عمر بن خطاب نے عبداللہ بن ابی کو قتل کرنے کا بھی کہا تھا۔ یوں فریقین میں لڑائی جنم لے سکتی تھی لہٰذا ان باتوں سے ذہن ہٹانے کے لئے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ہی سفر پر روانہ ہو گئے جب کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلم رات میں سفر کرنا ناپسند فرماتے تھے۔

لیکن اُس منافق سے بدلہ لینے کی بجائے آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے خود کو مشقت میں ڈالنا مناسب سمجھا تاکہ کوئی فتنہ برپا نہ ہو۔

(9) عبداللہ بن ابی ساری عمر منافق رہا اور ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس کے اہداف میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین واہانت اور روحانی اذیت رسانی، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک گھرانے (اہل بیت) کی پاکیزہ بیوی پر تہمت طرازی، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار ساتھیوں خصوصا حضرت ابو بکر کے مرتبہ و مقام کا انکار، ان کی قیادت اور بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کے تقرب کو دیکھ کر جلنا، صدیق اکبر کو دکھ دینا، انہیں مسلمانوں کی نظروں سے گرانے کی کوشش کرنا اور اسلامی قیادت پر عدم اعتماد کے جذبات کو پروان چڑھانا، مسلمانوں کے درمیان اختلاف پیدا کرنا، انہیں ہوا د، گروہی عصبیتوں کو ابھارنا، بددلی پھیلانا، امن وسکون کی فضا کو مکدر کرنا، بدگمانیاں پیدا کرنا، مسلمانوں کی ٹوہ میں رہنا، اجتماعی فیصلوں کو ماننے سے انکار کرنا، اپنی رائے پر مصر رہنا اور اس کو اپنے وقار کا مسئلہ بنا لینا وغیرہ شامل تھا۔[47] رسول اللہ صلی اللہ علیہ کو اس کی غداری کا مکمل علم تھا لیکن آپ صلّی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ درگزر فرماتے۔ جب وہ فوت ہوا تو آپ نے اس کے بیٹے کے کہنے پر اپنا کرتا اس کے کفن کے لئے دے دیا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت عمر نے حضور کو اس کی حرکتوں کی طرف توجہ دلائی لیکن رحمت دوعالم نے متبسم ہو کر فرمایا۔ ''اے عمر چھوڑو ان باتوں کو۔ اگر مجھے اختیار دیا جاتا کہ میرے ستر دفعہ نماز پڑھنے سے اس کی بخشش ہو سکتی ہے تو میں اس سے بھی زیادہ پڑھتا۔[48]

(10) تبوک سے واپسی پر بعض منافقوں نے سازش کی کہ راستہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھاٹی میں کہیں گرا دیں گے مگر اللہ تعالی نے اپنے رسول صلّی اللہ علیہ وسلم کو ان کے مکر سے آگاہ کر دیا اور آپ صلّی اللہ علیہ وسلم دوسرے راستہ سے نکل گئے۔ اس سازش کا سرغنہ ابو عامر تھا جسے راہب بھی کہتے تھے۔ قتل کے اتنے بڑے منصوبے سے آگہی کے بعد بھی آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ان منافقین سے درگزر کا معاملہ فرمایا۔[49]

(11) آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قاتلوں کو نہ صرف معاف فرمایا بلکہ اس قسم کا غلیظ ارادہ رکھنے والے منافقین کے نام ظاہر کرنے سے بھی انکار فرما دیا اور صرف حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو آنے والے فتنوں کی تفصیل، منافقین کے نام اور ان کی شناخت بتائی اور رحمۃ للعالمین کی رحمت کا اندازہ کیجئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط رکھی کہ حذیفہ بن یمان یہ نام کسی کو بھی نہ بتائیں۔ اس لیے حضرت حذیفہ بن یمان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رازدار بھی کہا جاتا ہے۔[50]

(12) عبداللہ بن ابی کے بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے عبداللہ بن ابی کے بارے میں جو سنا ہے اس کے باعث آپ انہیں قتل کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ اگر آپ قتل ہی کرنے والے ہیں تو میں خود جاتا ہوں، اس کا سر کاٹ کر آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ مجھے ڈر ہے کہ میرے سوا کسی دوسرے شخص کو آپ نے اس کے قتل کرنے کا حکم دیا اور اس نے قتل کر دیا تو شاید میرا نفس اس بات پر قابو نہ پاسکے کہ میں عبداللہ بن ابی کے قاتل کو لوگوں میں چلتا پھرتا دیکھوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! بلکہ میں ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کر رہا ہوں اور جب تک وہ ہمارے ساتھ ہیں، ان کی صحبت کو اچھا رکھنا چاہتا ہوں۔[51]

(13) غزوۂ تبوک کے موقع پر جب ایک منافق جد بن قیس کو آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے رومیوں سے نبرد آزمائی کے لیے ساتھ چلنے کا کہا تو اس نے حیلہ سازی سے کام لیا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ مجھے آزمائش سے معاف نہ رکھیں گے؟ سب لوگ جانتے ہیں کہ مجھے عورتوں سے نہایت رغبت ہے میں ڈرتا ہوں کہ رومی عورتوں کو دیکھ کر بے

اختیار نہ ہو جاؤں۔ اس نہ جانے کے بہانے پر آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کچھ نہ کہا۔[52]

(14) حدیبیہ کے میدان میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے ساتھ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ اسی آدمی کوہ تنعیم سے مسلمانوں کو قتل کرنے کے ارادہ سے اترے مگر سب مسلمانوں کے ہاتھ گرفتار ہوگئے۔ گو وہ سب واجب القتل تھے۔ لیکن حضور کا دریائے عفو و کرم جوش میں آگیا اور آپ نے سب کو بغیر کسی معاوضہ کے آزاد کر دیا۔[53]

(15) جنگ حنین میں بنو ہوازن نے مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچایا تھا لیکن بالآخر شکست کھائی اور ان کے چھ ہزار نفوس مسلمانوں کے ہاتھ اسیر ہوگئے۔ حضور نے ان سب کو بلا کسی فدیہ یا سزا کے رہا کر دیا۔[54]

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین کو اس لیے کوئی سزا نا دی اور اُن سے اس لیے ہاتھ روکا تاکہ امت پر واضح رہے کہ کوئی حاکم محض اپنے علم کی بنا پر فیصلہ نہیں کر سکتا جب تک کہ کوئی گواہ موجود نہ ہو۔ اگرچہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلم کو ان کے نفاق کا علم تھا لیکن اُن منافقین پر کوئی گواہ موجود نہ تھے اور اگر اُن کے خلاف کوئی کاروائی کی بھی جاتی تو وہ لوگ زبان سے اپنے اسلام لانے کا اقرار کر لیتے تو ایسے مواقع پر ظاہر کو دیکھنا اور باطن کو اللہ کے سپرد کر دینا ہی حکم الٰہی ہے۔

نتائج البحث:

1. منافقین کی تمام سازشوں کے باوجود ان کے ساتھ حسنِ سلوک کیا گیا۔
2. منافقین نے مختلف طرح کی تکالیف پہنچائی اس کے باوجود ان کو درگزر فرمایا۔
3. رئیس المنافقین کی موت کے وقت انکے بیٹے کی گزارش پر آپ ﷺ نے اپنا کرتا بطور کفن دیا اور اسکا جنازہ بھی پڑھایا۔
4. انتہائی سنگین جرائم پر مسلمانوں کے شدید اسرار کے باجود قتل کا حکم نہ دیا۔
5. منافقین کے نام ظاہر کرنے سے بھی انکار فرما دیا اور صرف حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو منافقین کے نام اور ان کی شناخت بتائی اور شرط رکھی کہ حذیفہ بن یمان یہ نام کسی کو بھی نہ بتائیں گے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

[1] ۔ ابو یاسر عبد اللہ بن بشیر، منافقین کا کردار اور علامات، نظر ثانی: محمد احمد صدیق، مکتبہ اسلامیہ، جون 2005ء، ص 16

Abu Yasar Abdullah bin Bashir, Munafiqeen ka Kirdar aur Alamaten, Nazar Sani: Muhammad Ahmed Sadiq, Maktaba Islamiyah, June 2005, P: 16

[2] ۔ ابن عبد الشکور، عبد اللہ بن ابی سلول، میٹرو پرنٹرز چیمبرلین روڈ لاہور، 1997ء، ص 12

Ibn Abdul Shakoor, Abdullah bin Abi Salool, Metro Printers Chamberlain Road Lahore, 1997,

P: 12

[3]۔ النساء: 142

Al-Nisa: 142

[4]۔ الاستاذ عائض عبداللہ القرنی، نفاق کی نشانیاں، شرکت پرنٹرز پریس، دسمبر 1998ء، ص 11

Al-Ustad Aa'id Abdullah Al-Qarni, Nifaq ki Nishaniyan, Shirkat Printers Press, December 1998, P: 11

[5]۔ البقرۃ: 8-10

Al-Baqarah: 8-10

[6]۔ ابو یاسر عبداللہ بن بشیر، منافقین کا کردار اور علامات، نظر ثانی: محمد احمد صدیق، مکتبہ اسلامیہ، جون 2005ء، ص 17، 18

Abu Yasar Abdullah bin Bashir, Munafiqeen ka Kirdar aur Alamaten, Nazar Sani: Muhammad Ahmed Sadiq, Maktaba Islamiyah, June 2005, PP: 17,18

[7]۔ التوبہ: 53

AL Tawbah, 53

[8]۔ التوبہ: 68

Al Tawbah: 68

[9]۔ التوبہ: 145

Al Tawbah: 145

[10]۔ صدر الدین اصلاحی، حقیقت نفاق، مکتبہ پاکستان لاہور، 1994ء، ص 112-115

Sadr-ud-Din Islahi, Haqiqat Nifaq, Maktaba Pakistan Lahore, 1994, PP: 115-112

[11]۔ النساء: 89

Al Nisa: 89

[12]۔ الاحزاب: 1

Al Ahzab: 1

[13]۔ التوبہ: 84

Al Tawbah: 84

[14]۔ صدر الدین اصلاحی، حقیقت نفاق، مکتبہ پاکستان لاہور، 1994ء، ص 119

Sadr-ud-Din Islahi, Haqiqat Nifaq, Maktaba Pakistan Lahore, 1994, P: 119

[15]۔ الاحزاب: 60-61

Al Ahzab: 60,61

[16]۔ التوبہ: 73

Al Tawbah: 73

[17]۔ صدر الدین اصلاحی، حقیقت نفاق، مکتبہ پاکستان لاہور، 1994ء، ص 121، 120

Sadr-ud-Din Islahi, Haqiqat Nifaq, Maktaba Pakistan Lahore, 1994, PP: 120,121

[18]۔ النساء: 63

Al Nisa: 63

[19]۔ الانفال: 72

Al Anfaal: 72

[20]۔ علامہ شبلی نعمانی، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، معارف اعظم گڑھ، 1336ھ، ج: 1، ص 365

Allama Shibli Naumani, Seerat al-Nabi Salallahu Alaihi Wasallam, Ma'arif Aazam Garh, 1336 AH, Volume: 1, P: 365

[21]۔ مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری، الرحیق المختوم، المکتبہ السّلفیہ شیش محل روڈ لاہور، 1995ء، ص 345

Maulana Safi-ur-Rahman Mubarakpuri, Al-Raheeq Al-Makhtum, Al-Maktabah Al-Salafiyyah Shish Mahal Road Lahore, 1995, P: 345

[22]۔ عبدالملک ابن ہشام، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کامل، مترجم: مولوی قطب الدین احمد محمودی، ج: 1، ص 620-613

Abdul Malik Ibn Hasham, Seerat al-Nabi Salallahu Alaihi Wasallam Kamil, Translator: Maulvi Qutb-ud-Din Ahmad Mahmoodi, Volume: 1, PP: 620-613

[23]۔ ایضاً، ج: 2، ص 621،622

Ibid, Vol: 2, PP:621,622

[24]۔ ایضاً، ج: 1، ص 624،625

Ibid, Vol: 1, PP:624,625

[25]۔ محمد فواد عبدالباقی، المعجم الفہرس لالفاظ القرآن الکریم، دار الکتب المصریہ، اپریل 1945ء، ص 716

Muhammad Fawad Abdul Baqi, Al-Mu'jam Al-Fahris Lalfaz Al-Quran Al-Kareem, Dar Al-Kutub Al-Masriyyah, April 1945, P: 716

[26]۔ صدر الدین اصلاحی، حقیقت نفاق، مکتبہ پاکستان لاہور، 1994ء، ص 13،14

Sadr-ud-Din Aslahi, Haqiqat Nifaq, Maktaba Pakistan Lahore, 1994, PP: 14-13

[27]۔ التوبہ: 67

Al Tawbah: 67

[28]۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، اپریل 2004ء، ج: 2، ص 211

Syed Abul Ala Maududi, Tafheem-ul-Quran, Idara Tarjaman Al-Quran, April 2004, Volume: 2, P: 211

[29]۔ التوبہ: 61

At-Tawbah: 61

[30]۔ الفتح: 11

Al-Fath: 11

[31]۔ التوبہ: 50

At-Tawbah: 50

[32]۔ الاحزاب: 13

Al-Ahzab: 13

[33]۔ التوبہ: 107

At-Tawbah: 107

[34]۔ التوبہ:56

At-Tawbah: 56

[35]۔ التوبہ:74

At-Tawbah: 74

[36]۔ البقرۃ:142

AL Baqarah: 142

[37]۔ عبدالملک ابن ہشام، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کامل، مترجم: مولوی قطب الدین احمد محمودی، ج:1، ص618

Abdul Malik Ibn Hasham, Seerat al-Nabi Salallahu Alaihi Wasallam Kamil, Translator: Maulvi Qutb-ud-Din Ahmad Mahmoodi, Volume: 1, P: 618

[38]۔ حضرت علامہ محمد نور بخش توکلی، سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم، مکتبہ المدینہ، نومبر2014ء، ص240،241

Hazrat Allama Muhammad Noor Bukhsh Tawakali, Seerat Rasool Arabi Salallahu Alaihi Wasallam, Maktaba Al-Madina, November 2014, PP: 241-240

[39]۔ ابن عبدالشکور، عبداللہ بن ابی سلول، میٹروپرنٹرز چیمبرلین روڈلاہور، 1997ء، ص86،88

Ibne Abdul Shakoor, Abdullah bin Abi Salool, Metro Printers, Chamberlain Road, Lahore, 1997, P: 88, 86

[40]۔ ڈاکٹر عبداللہ قاضی، بدر سے تبوک تک، مکتبہ قدوسیہ، اپریل1994ء، ص81،82

Dr. Abdullah Qazi, Badr Se Tabuk Tak, Maktaba Qadisiya, April 1994, PP: 82, 81

[41]۔ آل عمران:159

Āl-Imran: 159

[42]۔ ڈاکٹر عبداللہ قاضی، بدر سے تبوک تک، مکتبہ قدوسیہ، اپریل1994ء، ص93،94

Dr. Abdullah Qazi, Badr Se Tabuk Tak, Maktaba Qadisiya, April 1994, P: 94, 93

[43]۔ طالب ہاشمی، اخلاقِ پیمبری صلی اللہ علیہ وسلم، المکتبہ الرحمانیہ، 2005ء، ص131،132

Talib Hashmi, Akhlaq-e-Pembi (Sallallahu Alaihi Wasallam), Al-Maktaba Al-Rahmaniya, 2005, P: 132, 131

[44]۔ ابن عبدالشکور، عبداللہ بن ابی سلول، میٹروپرنٹرز چیمبرلین روڈلاہور، 1997ء، ص77،78

Ibne Abdul Shakoor, Abdullah bin Abi Salool, Metro Printers, Chamberlain Road, Lahore, 1997, PP: 78, 77

[45]۔ مفتی محمد خان قادری، علم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور منافقین مع وسعت علم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، کاروان اسلام پبلیکیشنز، 2005ء، ص21

Mufti Muhammad Khan Qadri, Ilm-e-Nabvi (Sallallahu Alaihi Wasallam) aur Munafiqeen Ma'a Wasat-e-Ilm Nabvi (Sallallahu Alaihi Wasallam), Karwan-e-Islam Publications, 2005, P: 21

[46]۔ ڈاکٹر عبداللہ قاضی، بدر سے تبوک تک، مکتبہ قدوسیہ، اپریل1994ء، ص105،107،108

Dr. Abdullah Qazi, Badr Se Tabuk Tak, Maktaba Qadisiya, April 1994, P: 108, 107, 105

[47]۔ ابن عبدالشکور، عبداللہ بن ابی سلول، میٹروپرنٹرز چیمبرلین روڈلاہور، 1997ء، ص64،73،74

Ibne Abdul Shakoor, Abdullah bin Abi Salool, Metro Printers, Chamberlain Road, Lahore,

1997, PP: 74, 73, 64.

48- طالب ہاشمی، اخلاقِ پیمبری صلی اللہ علیہ وسلم، المکتبہ الرحمانیہ، 2005ء، ص137

Talib Hashmi, Akhlaq-e-Pembi (Sallallahu Alaihi Wasallam), Al-Maktaba Al-Rahmaniya, 2005, P: 137

49- امام ابن قیم رحمہ اللہ، "اسوہ حسنہ" زاد المعاد فی ھدی خیر العباد صلی اللہ علیہ وسلم، مترجم: مولانا عبد الرزاق ملیح آبادی، قرآن آسان تحریک لاہور، جون 2005ء، ص123

Imam Ibn Qayyim (RA), "Uswah Hasana" Zad al-Ma'ad Fi Hadye Khair al-Ibad (Sallallahu Alaihi Wasallam), Translator: Maulana Abdul Razzaq Multabadi, Quran Asan Tehreek Lahore, June 2005, P: 123

50- ڈاکٹر مولانا عمران اشرف عثمانی، حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ، بیت العلوم، س ن، ص 7

Dr. Maulana Imran Ashraf Usmani, Hazrat Hudhaifa bin Yaman (RA), Beit-ul-Ilm, S.N., P: 7

51- ابن عبد الشکور، عبد اللہ بن ابی سلول، میٹرو پرنٹرز چیمبرلین روڈ لاہور، 1997ء، ص75، 76

Ibne Abdul Shakoor, Abdullah bin Abi Salool, Metro Printers, Chamberlain Road, Lahore, 1997, PP: 76, 75

52- امام ابن قیم رحمہ اللہ، "اسوہ حسنہ" زاد المعاد فی ھدی خیر العباد صلی اللہ علیہ وسلم، مترجم: مولانا عبد الرزاق ملیح آبادی، ص170

Imam Ibn Qayyim (RA), "Uswah Hasana" Zad al-Ma'ad Fi Hadye Khair al-Ibad (Sallallahu Alaihi Wasallam), Translator: Maulana Abdul Razzaq Multabadi, P: 170

53- طالب ہاشمی، اخلاقِ پیمبری صلی اللہ علیہ وسلم، المکتبہ الرحمانیہ، 2005ء، ص129

Talib Hashmi, Akhlaq-e-Pembi (Sallallahu Alaihi Wasallam), Al-Maktaba Al-Rahmaniya, 2005, P: 129

54- امام ابن قیم رحمہ اللہ، "اسوہ حسنہ" زاد المعاد فی ھدی خیر العباد صلی اللہ علیہ وسلم، مترجم: مولانا عبد الرزاق ملیح آبادی، ص168

Imam Ibn Qayyim (RA), "Uswah Hasana" Zad al-Ma'ad Fi Hadye Khair al-Ibad (Sallallahu Alaihi Wasallam), Translator: Maulana Abdul Razzaq Multabadi, P: 168